جناب نصیر خان*

اُم المومنین حضرت عائشہؓ کا داعیانہ مزاج

کوئی بھی معاشرہ بنیادی طور دو اکائیوں مرد اور عورت سے تشکیل پاتا ہے۔ معاشرے کی تمام برائیوں یا اچھائیوں کا سبب بھی یہی دو صنف ہوتے ہیں۔ اور ان سے متاثر بھی۔ گویا معاشرے کی بگاڑ اور تعمیر میں دونوں صنف برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ جب اس دنیا میں مبعوث ہوئے تو معاشرہ اعتقادی اور عملی دونوں قسم کی خرابیوں میں مبتلا تھا۔ ہمہ گیر معاشرتی انقلاب کے لئے ایک بھرپور تحریک کی ضرورت تھی جس میں مرد و عورت دونوں کا برابر کردار ہو۔ آپ نے اس مشن کے لئے جس ٹیم کی تربیت کی وہ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ پر مشتمل تھی۔

صحابیات کا نمایاں ترین دستہ خود آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر مشتمل تھا۔ جنہوں نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے فیض تربیت پایا اور معرکہ حق و باطل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کا کردار قائدانہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپؓ کی رفاقت کا عرصہ ایک حضرت سودہؓ کو چھوڑ کر سب ازواج سے زیادہ تھا۔ اور حضرت سودہؓ کی باری بھی آپ کو حاصل تھی۔ اس وقت آپ نوعمر تھیں جس میں طبعاً ذہانت و فطانت اور استفادہ کا ملکہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے صحبت نبوی سے بھرپور فکری اور عملی تربیت حاصل کی۔ اور مرتے دم تک رسول اللہ ﷺ کے مشن کے لئے کام کرتی رہیں۔ آپ کی زندگی تو ہر لحاظ سے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ لیکن اس میں دعوتی مساعی کا ایک نمایاں مقام ہے جس کی تفہیم سے بھرپور عملی تحریک حاصل کی جاسکتی ہے۔ ذیل میں اس کی ایک مختصر جھلک پیش کی جاتی ہے۔

اصلاح و تربیت کی کوششیں:

اصلاحی جدوجہد کا ایک پہلو افراد کی تعلیم و تربیت ہے۔ حضرت عائشہؓ اس اہم کام کے لئے ہمہ وقت چوکس رہتی تھیں۔ جب بھی کوئی غلط کام دیکھتی تو فوراً ٹوک دیتیں۔ اور قرآن و سنت سے اس کی تردید میں دلیل دیتیں، جو دعوت کا ایک کامیاب اسلوب ہے۔

ایک دن حضرت عائشہؓ حضرت صفیہؓ ام طلحہ کے پاس آئیں اور دیکھا کہ ان کی بیٹیاں بغیر چادر کے نماز پڑھ رہی ہیں حالانکہ وہ بالغ ہو چکی تھیں، تو فرمایا:

* [illegible] علوم اسلامیہ، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

لا تصلين جارية منهن إلا في خمار أن رسول الله ﷺ دخل علي وكانت في حجري جارية فألقى علي حقوه فقال شقيه بين هذه وبين الفتاة في حجر أم سلمة فإني لا أراها إلا قد حاضت أو لا أراها إلا حاضتا (۱)

ان میں سے کوئی بغیر چادر کے نماز نہ پڑھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے' میرے پاس ایک لڑکی تھی (اور اسکے سر پر چادر نہیں تھی) آپ ﷺ نے مجھے اپنی لنگی دی اور کہا کہ اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا اس کو اور ایک ام سلمہؓ کی گود میں جو لڑکی ہے اس کو دے دو' کیونکہ میرے خیال میں وہ بالغ ہو چکی ہیں۔

حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ ان کی اپنے قبیلے والوں کے ساتھ زمین کے بارے میں لڑائی ہو گئی۔ جب وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے تو آپؓ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

يا أبا سلمة! إجتنب الأرض فإن رسول الله ﷺ قال من ظلم قيد شبر أمن الأرض طوقه يوم القيامة من سبع أرضين (۲)

ابو سلمہؓ! زمین سے بچو' بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے ایک بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کی۔ قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس کے برابر اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

ایک دفعہ آپؓ کی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمٰن آپؓ کے پاس آئی۔ اس نے باریک اوڑھنی پہن رکھی تھی جس سے اس کا جسم جھلک رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اس سے وہ اوڑھنی لے کر پھاڑ ڈالی اور تذکیر بالقرآن کرتے ہوئے فرمایا:

''کیا تم نے سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام نہیں پڑھے ہیں؟ پھر اس کو ایک موٹی اوڑھنی منگوا کر دے دی۔ (۳)

ایک مرتبہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے ایک عورت کو دیکھا کہ چادر میں صلیب لگایا ہے تو فوراً منع کرتے ہوئے فرمایا:

إنزعي هذا من ثوبك فإن رسول الله ﷺ إذا رآه في ثوب قضيبه (۴)

اپنے کپڑوں سے اس کو اتار دو۔ رسول اللہ ﷺ جب اس قسم کی چیزیں کپڑوں میں دیکھتے تو توڑ دیتے تھے۔

ایک دفعہ ایک عورت ایک لڑکی کو ساتھ لئے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے لگی' وہ لڑکی جھانجن پہنے ہوئے تھی۔ جن سے آواز آ رہی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھا تو فرمایا: جب تک اسکے جھانجن کاٹ نہ دیئے جائیں' میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (۵)

ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو دیکھا کہ وہ وضو اچھی طرح نہیں کیا تو فوراً تنبیہ فرمائی اور حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا: یاعبدالرحمٰن أسبغ الوضوء فإني سمعت رسول الله ﷺ

یقول ویل للأعقاب من النار (۶)

اے عبدالرحمٰن! کامل طریقے پر وضو کرو' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ گٹھوں کے لئے آگ ہے۔ (اگر وہ وضو میں خشک رہ جائے)

حضرت عائشہؓ کے مکان میں ایک کرایہ دار رہتا تھا اس کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ نرد کھیلتا ہے' سخت برآفروختہ ہوئیں اور کہلا بھیجا کہ نرد کی گوٹیوں کو میرے گھر کے باہر نہ پھینک دو گے تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکلوا دوں گی۔ (۷)

ایک مرتبہ کچھ عورتیں حاضر خدمت ہوئیں تو آپؓ نے ان کو ہدایت کی مجھے مردوں کو ٹوکتے ہوئے شرم آتی ہے' اس لئے اپنے شوہروں کو آگاہ کرو کہ پانی سے طہارت حاصل کیا کریں کیونکہ یہی مسنون طریقہ ہے۔ (۸)

جب حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت کے آخر میں فتنوں نے سر اٹھایا تو حضرت عائشہؓ اصلاح احوال کے لئے سرگرم ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک' نعلین اور کپڑے لوگوں کو نکال کر دکھائے اور کہا:

ما أسرع ما ترکتم سنۃ نبیکم (۹) تم لوگوں نے کتنا جلد اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا!

حاکم وقت کو نصیحت:

حکام کے سامنے سیدھی اور دوٹوک بات کہنے کے لئے بہت بڑی جرأت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ کام جتنا مشکل ہے اتنا ہی زیادہ باعث اجر وفضیلت ہے۔ حضرت عائشہؓ کو صحبت نبویؐ کی وجہ سے یہ فضیلت بھی بدرجہ کمال حاصل تھی۔ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ نے ان سے درخواست کی آپؓ ان کو ایک مختصر اور نصیحت آموز خط لکھے تو حضرت عائشہؓ نے ان کو یہ خط لکھا:

سلام علیک اما بعد فانی سمعت من رسول اللہ ﷺ یقول من التمس رضا اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مونۃ الناس ومن التمس رضا الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک (۱۰)

السلام علیکم! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی مول لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکالیف سے بتانے کے لئے کافی ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو رضا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ان کے سپرد کر دے گا۔

ایک حاکم وقت کیلئے اس خط میں اختصار کے ساتھ جامعیت' موزونیت اور جرأت مثالی ہے۔

حضرت معاویہؓ کو ایک دوسرے خط میں آپؓ نے لکھا:

أما بعد فإن العبد اذا عمل بمعصیۃ اللہ عزوجل عاد حامدہ من الناس ذامالہ (۱۱)

جو بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے اعمال کرے گا' وہ اسکی تعریف کرنے والوں کو اس کی مذمت کرنے والا بنا دے گا۔

جب زیاد نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ حضرت حجر بن عدی نے بغاوت کردی (کیونکہ وہ امراء کے ظلم وستم پر نکیر فرماتے تھے) اوران کو حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر کیا تو حضرت معاویہؓ نے ان کو قتل کرایا۔ جب حضرت عائشہؓ حضرت معاویہؓ سے ملی توان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

أما إتقيت الله يا معاويه في حجر بن عدي وأصحابه (۱۲)

اے معاویہ! کیا تمھیں حجر بن عدیؓ اوران کے ساتھیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں ہے۔

ماحصل: یہ تو چند واقعات ہیں ورنہ حضرت عائشہؓ کی سیرت تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی برائی کے ساتھ بھی آپ کا رواداری کا نہیں تھا بلکہ اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا آپ اپنا فرض اولین سمجھتی تھیں۔ ضرورت اس امر کی ہے ہم بھی روشنی کے اس مینار سے اپنی زندگی کو روشن کریں۔

حوالہ جات

۱۔ مسند امام احمد' بیروت' دار أحیا التراث' ۱۹۹۳ م' ح ۲۴۱۲۵

سنن ابوداؤد' ریاض مکتبہ دارالاسلام' ۱۹۹۹ م' ح: ۶۴۲

۲۔ صحیح مسلم' ریاض' مکتبہ دارالاسلام' ۱۹۹۹ م' ح: ۱۶۱۲

صحیح بخاری' ریاض' مکتبہ دارالاسلام' ۱۹۹۹ م' ح: ۲۴۵۳' مسند ۲۵۶۹۲

۳۔ ابن سعد' الطبقات الکبریٰ' بیروت' داراحیا التراث العربی' ۱۹۹۴ م' ج ۸ ص ص ۲۷۹

مالک' الامام: الموطاء' کراتشی' قدیمی کتب خانہ' کتاب الجامع' باب ما یکرہ للنساء لبسہ من الثیاب

(۴) مسند احمد: ۲۵۳۵۳　(۵) سنن ابوداؤد: ۴۲۳۱

(۶) مسند احمد: ۲۵۶۸۲　(۷) بخاریؒ' اسماعیل بن محمد' الامام' الادب المفرد' کراچی' نفیس اکیڈمی' ۱۹۸۳ء' ص ۳۵۴

(۸) مسند احمد: ۴۲۳۶۹　(۹) بلاذری: انساب الاشراف' فلسطین' یونیورسٹی آف یروشلم' ۱۹۳۶ء' م' ج ۵' ص ۸۸

(۱۰) سنن ترمذی' ریاض' مکتبہ دارالسلام' ۱۹۹۹ م' ح: ۲۴۱۴

(۱۱) ابن الجوزی' صفۃ الصفوۃ' جامعہ عثمانیہ' حیدر آباد دکن ۱۳۵۵ ' ج ۲' ص ۱۵

ب۔ الاندلسی' ابن عبدربہ' أحمد بن محمد (م ۳۴۸ھ): العقد الفرید' بیروت' دار الکتب العلمیۃ' الطبعۃ الاولیٰ' ج ۱' ص ۵۶

(۱۲) ألسهيلي: عبدالرحمٰن بن عبداللہ الخثعمی' بیروت' دار الکتب العلمیۃ' الطبعۃ الاولیٰ' ۱۹۹۷ م' الروض الانف' ج ۳' ص ۳۶۶